عید الفطر مبارکباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح

نمبر ۱۰ | بابت ماہ شوال سنہ ۱۳۳۳ھ | جلد (۱۸)

اطلاع ضروری

اصلاح کا یہ سال بھی ختم ہو رہا ہے صرف ۲ نمبر باقی ہیں لہذا جن حضرات کو اصلاح کی آیندہ خریداری سے انکار ہو وہ ابھی سے مطلع کریں کیونکہ امسال ارادہ ہے آیندہ سال کا پہلا نمبر بماہ ذیقعدہ وی پی کیا جائے جن حضرات کو خریداری سے انکار ہو یا کسی طرح کی مہلت درکار ہو تو ابھی سے تحریر فرمائیں کہ رجسٹر پر نوٹ کر لیا جائے۔

کرشمہ محکمہ ڈاک

محکمہ ڈاک جیسا نفع خیز اور نفع رساں محکمہ ہے اس سے کسی فرد بشر کو انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر ہائے اندنوں اسکی حالت ایسی ابتر ہو رہی ہے کہ جسکی حد نہیں۔ پرچہ کا تلف ہو جانا کسی نمبر کا کیا دو تین نمبروں کا نہ پہونچنا تو کوئی بات ہی نہیں۔ اسکی شکایت کیجیے تو کسی طرح شنوائی نہیں ہوتی۔ دس دس بیس بیس خط بھیجے جاتے ہیں تو شاید ایک کا جواب ملتا ہے "تحقیقات کی جاتی ہے"

ان شکایتوں کا اثر محکمہ ڈاک پر تو کچھ نہ پڑا۔ مگر دفتر پر یہ دباؤ ڈالا گیا ہے کہ ایک تاریخ کو کل پرچہ پوسٹ کر دیا جائے اور اسکی ہم کو کوئی داد رسی نہیں ہوتی کہ ڈاک خانہ میں ٹکٹ نہیں ایک تاریخ کو اگر ہزار رسالہ کے لائق ٹکٹ مانگا تو دو ڈھائی سو پرچوں کیلئے ٹکٹ نہیں۔ ایک ہفتہ کے بعد صدر سے آتا ہے۔ یہ شکایت گویا ہر مہینہ میں ہوتی ہے اور

افسران ڈاک کو اسکی پروا نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

یہ حال تو اون خطوط کا ہے جو بیرنگ روانہ ہوتے ہیں یا کوئی رسالہ پیکٹ جاتا ہے اسلیے دفتر اکثر مواقع پر رجسٹری روانہ کرتا ہے یا ۲ کا وی پی کر دیتا ہے۔

اب آپ منی آڈر کا حال سنئے جسکی ذمہ دار خود گورنمنٹ ہے اوسکا یہ حال ہے۔

لسیتا پور کا منی آڈر تعدادی ۵؎ عہ آجتک غائب ہے۔ حالانکہ ۱۱ مئی کو یہ منی آڈر روانہ ہوا تھا بنارس سے ۷ جون کو چندہ روانہ ہوا مگر ۹ اگست تک غیر وصول۔

اب ویلیو ونکی کیا حالت بیان کی جائے کہ ۱۹۱۳ء کا ۲۰۰ وی پی غیر وصول ہے ۱۹۱۴ء کا ۸۰ ہم ۱۹۱۵ء ۶۰۔

ابتدا میں ایک پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر ہوتے تھے جو صوبہ بنگال و بہار دونوں کی نگرانی فرماتے اور ہر طرح کی شکایتوں کی فوراً دادرسی ہوتی۔

اب ہر صوبہ کے پوسٹماسٹر جنرل بہادر علیحدہ ہیں۔ مگر افسوس دفتر اصلاح پر یہ نظر عنایت ہے کہ خطوط کا جواب تو لازم ہی نہیں۔

اب مومنین فرمائیں کہ میں اونکی شکایتوں کا کیا انتظام کر سکتا ہوں بجز اسکے کہ جو نمبر آپکو نہ ملا ہو کر طلب فرما لیجئے۔ مجھے علم غیب نہیں کہ میں نے پرچہ روانہ کیا اور آپکو نہیں ملا ہاں طلب کرنے پر دوبارہ نہ بھیجوں تو میں ملزم۔ بعض حضرات کے خطوط اس قسم کے آتے ہیں کہ دل خون ہو جاتا ہے۔ مگر میں کیا کروں میرا کیا بس ہے بجز اسکے کہ آپ کے دوبارہ مطالبہ پر میں وہ نمبر روانہ کر دوں۔

دعوۃ الحق

اب اس سے بہتر کون زمانہ ہو سکتا ہے جسمیں دین حق کی دعوت دیجائے کیونکہ گورنمنٹ انگلینڈ کا زمانہ معدلت آرا ہے جسنے ہر مذہب کو آزادی دے رکھی ہے۔ اس عطیہ شاہی سے ہر قوم و ہر ملت نے فائدہ اوٹھایا اور اوٹھا رہے ہیں مگر ہائے ہماری قوم نے نہ اسکی ضرورت سمجھی نہ اس سے فائدہ اوٹھانا چاہتی ہے کیونکہ نہ کوئی شخص قاعدہ سے کام کرنا چاہتا ہے۔ نہ اون کو

یہ گوارا ہے کہ ہم قاعدہ کے ماتحت ہوں ۔

خدا خدا کرکے آٹھ نو برس سے شیعہ کانفرنس بھی قائم ہے تو فضل خدا سے وہ بھی شیعہ ہی کانفرنس ہے اسمیں کب اسکی صلاحیت آسکتی ہے کہ کسی قاعدہ کی ماتحت ہوسکے ہر سال سکرٹری پر اعتراض تو ہوتا تھا کہ اسکو بدلدینا چاہیے چنانچہ امسال سکرٹری صاحب خود مستعفی بھی ہوگئے مگر ابھی تک یہ نہ معلوم ہوا کہ اب کس لائق سکرٹری کا انتخاب ہوا ہے جو مسیحائی کا کام دیگا ۔

خیر ہمکو ان جھگڑوں سے تو زیادہ مطلب نہیں ۔ اس وقت یہ دکھانا ہے کہ مذہبی دنیا میں ہر طرح امن و امان ہے عیسائی سلطنتیں باخود باہم مبتلا ہیں لہذا عیسائی مشنریوں میں بھی سکوت ہے آریوں میں بھی لٹھ بازی ہو رہی ہے لاہور کے سماج میں لٹھ چل گیا جس سے وہ جوش و خروش اون کا مدہم رہ گیا ۔

حنفیونکو ۔ وہابیوں نے ایسا دبالیا کہ ایک نام کا اخبار اہلفقہ بھی جو جاری تھا وہ بھی معدوم ہوگیا وہابیوں کو بھی آریوں سے جبلپور میں ایسی شکست ملی کہ شاید مدتوں نہ سر اوٹھا سکیں گر اس موقع کو بھی ہمنے غنیمت نہ سمجھا اور کوئی کام اپنے قوم کے لیے نہ کیا تو وائے بر حال ما ہم کسی قسم کا بار نہیں دیتے کسی چندہ وغیرہ کی فرمایش نہیں کرتے ۔ بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ اصلاح والشمس کے مضامین سے جہانتک ہوسکے مخالفین کو مطلع فرمایئے ۔ کیونکہ فضل خدا سے جس قسم کا سواد مصلح اسمیں جمع کیا گیا ہے شاید ہی کہیں ملسکے ۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ اکثر مضامین اسکے جواب میں لکھے گئے ہیں جسمیں بعض مواقع پر وہی روش اختیار کی گئی ہے جو دوسرے فریق کی رہی ہے جسکا سہل طریق یہ ہے کہ جو حضرات ان مضامین کو قوم کو سنائیں وہ اسکی اصلاح کرلیں پہلے سے اوسکو دیکھ لیں کیونکہ کسی مضمون کا دیکھنا اور ہے سننا اور چیز ۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　بسا کین دولت از گفتار خیزد

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ شہر کو بہ شہر میلوں میں جاکر منادی کیجئے ۔ مگر یہ ضرور کہونگا کہ جو حضرات صاحب منبر ہیں وہ جہاں مضامین اصلاح سے قوم کو مستفید کرتے ہیں وہاں اصلاح والشمس کا نام

بھی ہے دیا کریں اگر آپکو ایسا موقع وعظ کا نہیں ملتا تو اپنے اپنے خاص مجمع میں سنیوں سے ضرور اسکا ذکر کیجیے۔ کیونکہ کوئی رئیس شیعہ ایسا نہیں ہے جسکے کچھ ملازم ہیں تو غالب حصہ ملازمین کا سنی ہوگا۔

میں یہ بھی نہیں کہتا کہ خواہی نخواہی اپنے سنی ملازمین سے چھیڑ چھاڑ کیجیے۔ مگر خدا کیلیے ایسا نہ کیا کیجیے کہ جہاں وہ ملازم صاحب آئے اور آپنے اوس مذہبی گفتگو کو ترک کر دیا جو پہلے سے جاری تھی۔ یا ان رسالونکو اون سے چھپا دیا نہیں آپکو ایسا موقع دینا چاہیے کہ وہ دیکھیں کیونکہ نہیں معلوم کس وقت کس کا قلب کیسا ہوتا ہے اور امر حق کو کیونکر قبول کر لیتا ہے۔ دیکھیے عمرو عاص ابھی کافر ہی تھا کہ اوسکا بیٹا مسلمان ہوگیا ابو قحافہ ابھی کافر ہی تھا کہ خلیفہ اول اونکے بیٹے اسلام لائے چاہے کیسا ہی اسلام ہو۔ ابوبکر صاحب مسلمان ہوئے مگر باپ بیٹا۔ بی بی مدتوں کافر ہی رہے۔

آپ یہ نہ خیال کیجیے گا کہ میری یہ تحریر کسی ذاتی نفع کیلیے ہے۔ بلکہ میں ان اغراض کیلیے اصلاح کی سابق جلدونکو جو اکثر غیر مکمل ہیں مفت حاضر کرنے پر طیار رہوں صرف محصول ڈاک کا آپ تکفل فرمایے۔

موجودہ جلد اصلاح بھی مفت مل سکتی ہے مگر اسکے آپ ذمہ دار ہوں کہ جس سنی کے نام وہ پرچہ جاری کیا جائے وہ اوسے دیکھے بھی کیونکہ ہمارے متواتر اعلان پر جو بارہ آدمیوں کے نام اصلاح مفت جاتا ہے اونھوں نے کبھی رسید بھی نہ لکھی۔ بعض برادران ایمانی نے جو ایسے سنیوں کو خریدار بنایا جو عوام میں سے لیں اونکا وی پی واپس آیا۔ لہذا ہم بلا کسی معاوضہ کے ایسے سنیوں کو اصلاح مفت دے سکتے ہیں جو دیکھیں اور غور سے پڑہیں۔ قوم کا صرف اسقدر کام ہے کہ وہ ایسے لوگوں کا نام لکھد ے جنکو وہ اپنے خیال میں غیر متعصب پاتے ہیں یا کچھ بھی علم کا شوق اون میں پاتے ہیں۔

آہ یہ کیسی وحشت اسلام میں آگئی ہے کہ تمام دنیا کے اخبار و رسائل کو تو آپ دیکھینگے۔ جس میں آنحضرت کی شان اقدس میں کیسے کیسے کلمات گستاخانہ ہوتے ہیں جیسا کہ آریوں اور عیسائیوں کے اخبار و رسائل سے ظاہر ہے۔ مگر یہ نہیں گوارا ہوتا کہ شیعوں

کے اخبار و رسائل کو دیکھیں حالانکہ آپکو خوب معلوم ہے کہ اصلاح والشمس نے بغرض محال اگر گالی بھی دی ہو تو وہی گالی جو آپکی صحاح ستہ یا کتب معتمدہ میں درج ہو جسکا صفحہ سطر بھی بتا دیا جاتا ہے پھر یہ آپکا کیسا اسلام ہے کہ رسول اللہ کے نسبت تو کلمات گستاخانہ دیکھنے میں آپکو تامل نہو جسکے نسبت عیسائی اخبار دیکھا کیجئے جناب امیرؑ و اہلبیت طاہرین کی نسبت مغلظات دیکھنے میں آپکو باک نہو جسکے لئے ۔ انجم ۔ اہلحدیث ۔ کرزن گزٹ دیکھتے ہیں ۔ مگر خلفائے ثلثہ کا یہ درجہ ہے کہ محض اس خیال سے اونکے نسبت کوئی لفظ خلاف تعظیم نکلا ہوگا ۔ آپ اصلاح والشمس نہیں دیکھتے پھر ایمانًا فرمایئے آپکو خلفائے ثلثہ کی محبت زیادہ ہے یا رسول اللہ و اہلبیت طاہرین کی ۔

ہم جو ایک عرصہ سے اسکی فریاد کر رہے ہیں کہ کسی طرح مضامین اصلاح والشمس کو سنیوں تک پہونچانا چاہیے اسکی خاص وجہ یہ ہو کہ اخبار اہلحدیث میں کچھ کچھ مضامین قطع و برید کرکے شایع ہو جاتے تھے جس سے بعض حضرات کو اصل مطلب پر بھی اطلاع ہو جاتی ۔ اور وہ منگا لیتے جو مفت بھیجدیا جاتا ۔ دو تین برس سے اہلحدیث نے شیعوں کا مواجہ و مقابلہ بالکل چھوڑ دیا جسپر کئی مرتبہ اون سے مخاطبہ کیا گیا مگر چناں خفتہ اند کہ مردہ اند ۔

اڈیٹر النجم نے بھی وہ حبس نفس سے کام لیا ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا وہ کاکوری میں رہتے ہیں یا پیری مریدی کرنے باہر نکلے ہیں ۔

غرض اسوجہ سے کہ اصلاح کی آواز مخالفوں تک نہیں پہونچتی ۔ ہمنے یہ تدبیر نکالی کہ دو چار دس بیس سنیوں کو مفت اصلاح دیں تاکہ خداوند عالم کسی بندہ موحد کو اون سے پیدا کر دے ۔ کیونکہ جب آنحضرت نے جناب امیرؑ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا ہے ۔ تو ۔ آنحضرت با علی مرتضیٰ فرمود اگر ہدایت بخشد خدا تعالیٰ بر دست تو یکمرد را بہتر است از ہرچہ طلوع کردہ است بر آں آفتاب و غروب کردہ یعنی از تمامہ دنیا و ہرچہ در دنیا است و اشارت کرد بہ فضل مرتبہ ہدایت و علو شان او ۔

صفحہ ۲۲۳ مدارج النبوۃ جلد ۲

جس سے معلوم ہوا کہ ایک آدمی بھی اگر جناب امیرؑ کی ہدایت کے مطابق ایمان لائے تو وہ تمامی دنیا سے بہتر ہے تو وہی امید ہمکو بھی ہے کہ اگر ایک سنی نے بھی راہ حق قبول کر لیا تو ہم اسکو تمامی نعمات دنیا سے بہتر جانینگے ۔

اہلحدیث کا فتوی مناظرہ جبلپور کے بعد سے اڈیٹر صاحب کا دماغ کچھ ایسا رنگ لا رہا ہے کہ خدا ہی حافظ ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۲۳ سورہ ۲۰ رمضان۔

س ۲۳۵- سحری کا انتہا وقت طلوع صبح صادق ہے یا طلوع سرخی ج ۲۳۵ طلوع سفیدی حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔ اس آیت میں سفید تاگہ کی امتیاز پر حکم لگایا ہے صفحہ ۹ کالم ۳۔

اس فتوی پر خیال آیا کہ واقعاً کسی امر کی فطرت یا اصلیت بدلنا مشکل ہے جس وقت یہ آیہ نازل ہوا تھا صحابہ نے بھی یہی سمجھا جو اڈیٹر صاحب نے آج سمجھا ہے۔ مگر وہ غلطی پر متنبہ کئے گئے لہذا وہ اس خیال سے باز آئے۔ انکو متنبہ کرنے سے جو سمجھیں کہ قرآن کا مطلب کیا ہے۔ کیونکہ ایسی قرآن دانی کی بدولت وہ وادی کو حلال کر چکے ہیں۔

تفسیر کبیر میں ہے روی انہ لما نزلت ھذہ الایۃ قال عدی بن حاتم اخذت عقالین ابیض واسود فجعلتھما تحت وسادتی وکنت اقوم من اللیل فانظر الیھما فلم یتبین لی الابیض من الاسود فلما اصبحت غدوت الی رسول اللہ فاخبرتہ فضحک وقال انک لعریض القفا ان ذلک مما یستدل بہ علی بلاھۃ الرجال۔

عدی بن حاتم صحابی کہتے ہیں کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو ہمنے دو ڈوریاں سفید و سیاہ لیں اور انکو تکیہ کے نیچے رکھا اور رات میں اٹھکر انکو دیکھنے لگا مگر ہمکو پتہ نہ چلا کہ کون سفید ہے کون سیاہ۔ صبح کو خدمت رسول میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کو بیان کیا تو حضرت ہنسے اور فرمایا تو عریض القفا ہے یعنی احمق ہے۔

کیا اڈیٹر صاحب اس خطاب کو بحکم رسول ہماری زبان سے قبول کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جس سمجھ پر حضرت نے اوس صحابی کو یہ خطاب دیا تھا وہی سمجھ تو چشم بد دور تیرہ سو برس گذرنے پر بھی آپکو حاصل ہے۔

ہاں معالم التنزیل میں صحابہ کا عذر اس پیرایہ میں لکھا گیا ہے عن سھل بن سعد قال نزلت وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الاسود ولم ینزل من الفجر فکان رجال اذا ارادوا الصوم ربط احدھم فی رجلہ الخیط الابیض والخیط الاسود ولا یزال یاکل ویشرب حتی یتبین لہ رؤیتھما فانزل اللہ تعالیٰ بعدہ من الفجر الخ

یعنی چونکہ من الفجر کا لفظ آیہ میں نہ نازل ہوا تھا اسلئے پیروں میں ڈورے باندھ کر سوتے اور اوس وقت تک کھاتے پیتے رہتے کہ سفید ڈورے کا رنگ سیاہ سے تمیز ہو جائے۔ تب خدا نے من الفجر نازل کیا۔

دیکھئے کس مزہ سے صحابہ کی غلطی کی پردہ داری کی ہے کہ خدا نے من الفجر نازل ہی نہیں کیا تھا۔ تو پھر اوس صحابی کا کیا قصور۔ مگر اب تو من الفجر موجود ہے۔ پھر کیوں اڈیٹر صاحب اہلحدیث کو ایسی غلطی لگ رہی کہ وہی تعلیم دے رہے ہیں "اس آیہ میں سفید تاگہ کی امتیاز پر حکم لگا ہے"

پھر اسمیں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ جو خیال ابتدائے صحابہ کے دماغ میں پیدا ہوا تھا وہ بطور توارث اونکی قوم میں چلا آتا ہے۔ کیونکہ اڈیٹر صاحب کوئی معمولی شخص نہیں ہیں شیر پنجاب تو مشہور ہی ہیں۔ مگر حق یہ ہے کہ اپنے فرقہ میں لاثانی ہیں۔ پھر اونکا یہ خیال ہے تو وائے بر حال دیگر علماء

اگر اڈیٹر صاحب کو غصہ نہ آئے تو اس آیہ کا پہلا حصہ بھی وہ پڑھ لیں علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم کہ خدا نے جان لیا ہے کہ تم لوگ خیانت کرتے ہو اپنی نفس کے ساتھ جسکے نسبت تمامی مفسرین کا بیان ہے کہ یہ خیانت خلیفہ دوم سے ہوئی تھی جنھوں نے خواب میں قابو پالیا تھا تفسیر معالم التنزیل ص۸۷ ص۹۰، در منثور جلد اول۔

اب سوال یہ ہے کہ جس شخص کو خداوند عالم قرآن میں خائن کہے آپکو کیا حق ہے جو اوسکو عادل کہتے ہیں؟ کیا خلاف علم خدا ہونا ممکن ہے؟ خدا تو علم اللہ انکم کنتم تختانون فرمائے۔ اور آپ خلیفہ دوم کو خیانت سے بری کرتے ہیں تو پھر مخالف خدا ہوئے یا نہیں؟

اب اسپر ترقی سنئے کہ عبد اللہ بن عمر صاحب بن مادہ میں کسقدر تیز تھے مجمع بحار الانوار میں ہے

عن ابن عمر فقد کان یفطر بالجماع وانہ جامع ثلثہ جواری فی رمضان قبل العشا ص۲۹۵ جلد ۲

یعنی ابن عمر صاحب تو اکثر روزہ ہی مجامعت سے کھولا کرتے ہیں۔ اور اونھوں نے تین جاریہ کے ساتھ قبل عشا مجامعت کیا۔ اللہ اللہ کیسے کیسے مقتدا اہلسنت کو ملے ہیں۔

فحش نویسی کی تعریف

اخبار وکیل امرتسر مورخہ ۶ جولائی راقم ہے سال حال میں ایک خصوصیت فحش نویسی کے مقدمات بھی ہیں جسمیں کارکنان پولیس بڑی سرگرمی دکھا رہے

ہیں۔ اس سے پیشتر بہت سے اخباروں پر جرمانے ہو چکے ہیں اور چند ایک کو معافیاں بھی دیجا چکی ہیں اخبار شہید امرتسر کو فحش نویسی کی علت میں ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا تھا جسکو صاحب سشن جج امرتسر نے باعزت بری کر دیا کیونکہ انکے خیال میں کسی مذہبی کتاب کے اقتباسات فحش نہیں قرار دیے جا سکتے "

اس فیصلہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حکام عالی مقام کی نظر کیسی مائل ہوتی ہے۔ اور حق ہے اگر کسی کتاب کا **اقتباس فحش** قرار پائے تو اوسکے پہلے اوس کتاب کو فحش قرار دینا چاہیے کیونکہ ہملوگ تو زیادہ تر صحیح بخاری و صحاح ستہ سے استدلال کرتے ہیں۔ مگر انھیں مقدمات کے خوف نے ہمکو مجبور کر دیا کہ ایسے اقتباسات کو بھی نہ شائع کریں۔

راجہ محمود آباد آجکل بے طرح اخبار نویسوں کے زبان اور قلم پر چڑھے ہوئے ہیں۔ درحقیقت یہ نتیجہ ہے اسکا جو اونھوں نے اپنی قوم کا ساتھ چھوڑ دیا اور دوسری قوم میں داخل ہوئے کہ پہلے تو خوب آؤ بھگت کی خوب ساد بھول کیا اب اس طرح نکالے جا رہے ہیں۔ گذشتہ واقعات کے یاد دہی کی ضرورت نہیں حال میں مسجد میرٹھ کے تیغا کرنے کا حکم دیا ہے۔ گائے کی قربانی روک رہے ہیں انتخاب جداگانہ کے خلاف ہیں اوسوقت سے وہ قوم مخالفت پر آمادہ ہے

آنریبل راجہ سر علی محمد خاں بہادر کو ہم ہزاروں دفعہ سمجھا چکے ہیں کہ وہ اپنے پدر بزرگوار راجہ امیر حسن خاں بہادر مرحوم کی روش نہ چھوڑیں۔ مگر اونھوں نے ایک نہ مانا اور وہی کیا جو ایک علیگڈھی ملازم سمجھا جاتا ہے۔ دیکھئے یہ بھی کب درست ہوتے ہیں۔

خلیفہ مامون الرشید کا مشہور مناظرہ

خلیفہ عباسی مامون الرشید باوجودیکہ حضرات اہلبیت کا دشمن تھا تاہم حقیقت خلافت بلا فصل جناب امیرؑ و بطلان خلافت خلفائے ثلثہ کا قائل تھا اور علی الاعلان اسکا اظہار کرتا تھا اسی سبب سے حضرات اہلسنت اوسکو شیعہ کہتے ہیں اور بعض علمائے شیعہ کو بھی اس میں شبہہ ہو گیا ہے۔ اس علم دوست جلیل القدر خلیفہ نے ایکمرتبہ اپنی سلطنت کے سب سے بڑے عالم قاضی یحییٰ بن اکثم کو چالیس دوسرے متبحر اور جلیل القدر علما کے ہمراہ اس

غرض سے طلب کیا کہ حقیقت خلافت بلافصل جناب امیرؑ پر مناظرہ کیا جائے۔ علما کو آزادی سے بحث کرنے اور بادشاہ کا ذرا بھی لحاظ نہ کرنیکا حکم دیدیا۔ بادشاہ نے بھی علما کی وضع اختیار کر لی اس طرح مناظرہ شروع ہوا کہ جناب امیرؑ کی طرف سے خود مامون الرشید گفتگو کرتا تھا اور خلفائے ثلثہ کی طرف سے یحییٰ بن اکثم مع چالیس علمائے اہلسنت بحث کرتے تھے۔ دیر تک یہ مناظرہ قائم رہا اور آخر مامون الرشید کو فتح اور علمائے اہلسنت کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ سب نے بالاتفاق اقرار کر لیا کہ بادشاہ کے دلائل لاجواب ہیں۔ چونکہ یہ مناظرہ نہایت دلچسپ اور بہت سے مفید اور تحقیقی معلومات پر مشتمل ہے لہذا اسکو مع اردو ترجمہ کے رسالہ الکلام بابت ماہ شوال میں شایع کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ اسی دفتر اصلاح سے ماہوار شایع ہوتا ہے جسمیں مذہب شیعہ کے محاسن عقلیہ و نقلیہ شایع کئے جاتے ہیں نیز جناب امیر المومنینؑ کا مجموعہ خطبات یعنی نہج البلاغہ مع اردو ترجمہ و شرح۔ ترجمہ احقاق الحق اور رفقہ الشیعہ بھی ماہوار اسکے ہمراہ شایع ہوتی ہیں۔ بڑی تقطیع کے ۴۴ صفحہ پر نہایت حسن و زیبایش سے طبع ہوتا ہے۔ سالانہ چندہ مع محصول ڈاک صرف تین روپیہ ہیں اور ششماہی عہ ماہ رمضان المبارک کے پرچے میں حضرت امام حسنؑ کے نہایت دلچسپ حالات شایع ہو چکے ہیں۔ اس شوال کا پرچہ بھی صرف مستقل خریداران الکلام کو ملیگا۔ جو کم از کم ایک سال یا ۶ ماہ کیلئے خریدار ہونگے۔ علحدہ کسی کو نہیں مل سکتا۔ اس پتہ سے طلب کیجئے۔

منیجر اصلاح کھجوہ ضلع سارن۔

مناظرہ چلپور کے متعلق ہم جو نوٹ گذشتہ نمبر میں لکھ چکے ہیں اہلحدیث مورخہ ۲ رمضان میں ایک نہایت زبردست تحریر شایع ہوئی ہے کہ جھوٹھ نہ بولنا چاہیئے خصوصاً قومی پابندی لیڈر کو۔

ہم اس مضمون کو دیکھتے ہیں اور مولوی صاحب کے اون کارناموں کو جو عموماً وہ مناظرین کے ساتھ برتتے ہیں اور خصوصاً فرقہ حقہ شیعہ کے ساتھ کہ ایک دفعہ بھی اگر وہ راست گوئی سے کام لیتے۔ تو بحیرت طیعہ ہوسے اونھیں چارہ نہ تھا۔

بہرحال مناظرہ جبلپور کے متعلق جو ہمنے رائے ظاہر کی تھی اوسکی تصدیق کچھ کچھ اہلحدیث سے بھی ہوتی ہے چنانچہ خود لکھتے ہیں "جبلپور کا مباحثہ چونکہ تقریری تھا اسلئے ہر ایک فریق کہتا ہے کہ ہمنے یہ کہا اور راوی نے یہ کہا۔ اس میں فریق غالب کی فتح بھی ایک غیر حاضر ناواقف کے خیال میں مشتبہ رہتی ہے لہذا ہمنے ارادہ کر لیا ہے کہ اس قسم کے مباحثوں میں بغیر تحریر کے ہم کام نہ لینگے" کالم ۲ صفحہ ۲
جس سے اسقدر تو یقینا معلوم ہوا کہ کچھ یہ بھی اپنے فرار سے متاثر ہوئے ہیں؟ اب ایسا عذر کر رہے ہیں کہ مصداق مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد ہے۔

مگر مسافر آگرہ مورخہ ۳۰ جولائی میں ایک تحریر مولوی ابو رحمت حسن کی شائع ہوئی ہے جس سے نہایت افسوس ہو رہا ہے کیونکہ یہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی لشکر کے ایک جنرل ہیں پھر نہ معلوم یہ خط اونھوں نے کیونکر لکھا ملاحظہ ہو مسافر ۳۰ جولائی کالم ۱ صفحہ ۹

مولانا ابو رحمت صاحب کا خط

مہاشے جی نمستے۔

ریویو روانہ ہے رسالہ کی پشت پر جلی لفظوں میں اور اخبار میں مکرر سکرر شایع کرا دیجئے یہ میرے حق میں مسلمانوں کی رنجیدگی کا باعث ضرور ہوگا۔ لیکن جب خدا نے فتح آپ کو دی تو مجھے لکھنے میں کیا تامل ہے میں تعصب کر کے کیوں گنہگار بنوں یہ صداقت کا اظہار ہے جناب پر احسان نہیں جس اخبار میں شایع ہو جلی قلم لکھا جاوے اور وہ اخبار میرے پاس آوے تاکہ میں اصل سے مقابلہ کروں۔ آپ کا بہی خواہ

دستخط فیر انگلش عرف ابو رحمت حسن القادری (باباجی) سہراب دروازہ میرٹھ شہر